مولف نے بڑے قابل قدر جذبے کے ساتھ یہ کام انجام دیا ہے۔ بظاہر یہ ایک علمی اور ادبی کام ہے لیکن اس کی انجام دہی میں یوسف بخاری مرحوم کے ذہن میں ایک مقصدیت کارفرما تھی۔ ان کے نزدیک: "پاکستان کی سالمیت و بقا کا تمام تر دار و مدار دین اسلام، اسلامی نظام، متحدہ ثقافت اور پاکستان کے صوبوں اور علاقوں میں بولی اور لکھی جانے والی تمام زبانوں ہی پر ہے"۔ تقریباً ۲۵ ہزار امثال و اقوال کو ۱۸۶ عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے، جیسے: عبادت، دعا، اتحاد، رشوت، وطن، حرص و ہوس، امید و یاس، نظم و نسق، استغنا، احتیاط اور صحت وغیرہ۔ طلبا اور اساتذہ کے علاوہ عام قارئین کے لیے بھی یہ بہت دلچسپ کتاب ہے۔ معلومات کے ساتھ، قاری کی زبان دانی کی صلاحیت و مہارت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ابتدا میں ایک سیر حاصل مقدمہ شامل ہے جس میں ضرب المثل، محاورہ اور قول کی اہمیت، ان کی پیدائش کے اسباب اور ان کے ماخذ وغیرہ پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔

(ر – ہ)

پاکستانی معاشرہ، لائحہ عمل کی تلاش میں، محمد موسیٰ بھٹو۔ ناشر: نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ، ۱۸۶/۱۱ پیپلز کالونی، لطیف آباد، حیدر آباد۔ صفحات: ۹۶۔ قیمت: ۲۰ روپے۔

سندھی دانش ور اور اسکالر محمد موسیٰ بھٹو کی بعض تصانیف پر انھی صفحات میں تبصرہ آچکا ہے (مثلاً: معاشرہ، جدیدیت اور اسلام فروری ۹۵)۔ زیر نظر مجموعہ مضامین پاکستان کے چند اہم ملی اور قومی مسائل سے متعلق ہے۔ پاکستانی معاشرہ ایک شدید بحران کا شکار ہے، مگر ایسا کیوں ہے؟ مصنف کے نزدیک نفس پرستی کی مقامی اور عالم گیر قوتیں باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت مسلم معاشرے کو حیوانیت کے درجہ اسفل السافلین کی طرف دھکیل رہی ہیں تاکہ اسلامی روایات اور اسلاف سے ان کا رشتہ منقطع کر کے خیر و صداقت اور اسلام و ایمان کے راستے مسدود کر دیے جائیں۔ کچھ اور بیماریاں ہیں جو معاشرے کو گھن کی طرح کھا رہی ہیں: کرپشن، دولت پرستی، سادہ زندگی اور قناعت کا خاتمہ، مجاہدانہ زندگی سے دست برداری اور مسرفانہ زندگی کی غلامی، اختلاف کی برداشت اور صبر و تحمل اور بردباری کی کمی، لسانی قومیت کی تحریکیں، جاگیرداروں اور نوکر شاہی کے ٹھاٹھ باٹھ وغیرہ وغیرہ۔ جناب بھٹو اس مایوس کن صورت حال کا حل یہ بتاتے ہیں کہ دین کی بنیادی دعوت کے کام میں تیز رفتاری پیدا کی جائے، دین کی پاکیزہ تعلیمات کو گھر گھر پہنچانے کے لیے ادارے اور جماعتیں گہری منصوبہ بندی کریں اور تربیت کا ایک اعلیٰ نظام قائم کیا جائے جو "صاحب دل، صاحب نظر اور صاحب تقویٰ افراد کے سپرد ہو"۔ وہ سمجھتے ہیں کہ منکر اور برائی کے خلاف سب سے بڑا اور پہلا محاذ اپنی ذلت اور اپنا گھر ہے۔ انھیں افسوس ہے کہ "اسلامی تبدیلی کے علم بردار اکثر حضرات اپنی ذات اور اپنے گھروں میں